احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 17 جولائی 2001ء

روزنامہ

خطبہ نمبر: 29

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

منگل 17 جولائی 2001ء، 24 ربیع الثانی 1422 ہجری- 17 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 159

شرط منوائی ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں- کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

میں نے اپنے رب سے یہ شرط منوائی ہوئی ہے کہ میں انسان ہوں دوسرے لوگوں کی طرح خوش بھی ہوتا ہوں اور ناراض بھی ہوتا ہوں- اگر میں کسی کو ایسی بددعا دوں جس کا وہ اہل نہیں تو اے میرے اللہ تو اس بددعا کو بھی اس کے لئے طہارت اور پاکیزگی اور قیامت کے دن قرب کا ذریعہ بنادے-

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب من لعنہ النبی حدیث نمبر 4712)

آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جانی دشمنوں پر غلبہ پا کر انہیں معاف فرما دیا

کائنات کے آغاز سے ہی خدا کی رحمانیت کے جلوے ہر جگہ ظاہر ہو رہے ہیں

جب اللہ کسی سے محبت کرتا ہے تو پہلے جبریل اور پھر اہل سماء اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13- جولائی 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 13 جولائی 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی تشریح کا سلسلہ جاری رکھا- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، ڈچ، بوسنین اور ترکی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا- میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں کہ سورۃ مریم میں جتنا لفظ رحمٰن کا استعمال ہوا ہے اتنا کسی دوسری سورۃ میں نہیں ہوا- سورۃ مریم کی آیات 91 تا 94 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضور انور نے فرمایا ان آیات کے اندر تین دفعہ رحمٰن کا ذکر ہے- رحمٰن خدا کے شایان شان نہیں کہ وہ بیٹا بنائے- رحمٰن کے شایان شان اس لئے نہیں کہ رحمانیت نے تو سب دنیا کو بن مانگے دیا ہے- رحمانیت کے نتیجہ میں تو ساری کائنات وجود میں آئی ہے تو اس کو اپنے لئے بیٹے کی کیا ضرورت ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں رحمٰن کو سزاوار نہیں کہ بیٹا اختیار کرے کیونکہ سب جو زمین اور آسمان میں ہیں رحمٰن کے حضور بندہ بن کر آنے والے ہیں- ایک آیت کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا آنحضور ﷺ کی عالمگیر محبت احمدیوں کے بڑھنے سے دنیا میں بہت ترویج پائے گی- یہ ایسی محبت ہوگی جس کے نتیجہ میں دنیا سے محبت کی جائے گی نہ کہ نفرت- جہاں جہاں احمدیوں کا غلبہ ہوگا وہاں آنحضرت ﷺ کی سچی محبت بڑھتی چلی جائے گی- حضور انور نے اس ضمن میں احادیث بیان فرمائیں- حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا- جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت کر جبریل اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے- پھر جبریل یہ اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو- اس پر اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں- پھر اس کی مقبولیت اہل زمین کے دلوں میں ڈالی جاتی ہے- فرمایا اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی ذکر ہے- حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات کا بھی ذکر فرمایا ان میں سے ایک یہ ہے حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے دل پر ڈال دی یعنی محبت انڈیل دی-

سورۃ طٰہٰ کی ایک آیت کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا- رحمٰن کے جلوے کائنات میں ہر جگہ ظاہر ہو رہے ہیں چاند سورج کے علاوہ کائنات کے وجود کے آغاز سے ہی رحمانیت کے جلوے ظاہر ہو رہے ہیں اور سمندر کی گہرائیوں میں بھی رحمٰن کے جلوے ظاہر ہو رہے ہیں- حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے عرش کی بہت لطیف تشریح بیان فرمائی ہے- فرماتے ہیں خدا رحمٰن ہے جس نے عرش پر قرار پکڑا- ازلی طور پر خدا کی قرارگاہ عرش ہے- خدا کی قرارگاہ وہ مقام ہے جو فنا اور زوال سے پاک ہے پس وہ مقام عرش ہے جو ہر قسم کی فنا اور تبدیلی سے پاک ہے حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات پڑھ کر سنائے- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں- ہمارے نبی کریم ﷺ کو دیکھو جب مکے والوں نے آپ کو نکالا- 13 برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچاتے رہے- آپ کے صحابہ کو سخت تکلیفیں دیں- لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا- اس وقت تمام تکالیف کا خیال کر کے جو مکے والوں نے 13 سال تک آپ پر کی تھیں- آپ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکے والوں کو تباہ کر دیتے مگر آپ نے کیا کیا؟ آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں- یہ چھوٹی سی بات نہیں یہ ہے نمونہ آپ کے اخلاق فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی- حضور انور نے خطبہ کے آخر پر فرمایا اس زمانے میں آنحضور ﷺ کے جمال کا اظہار ہوا ہے- اور اب یہ دیکھنا ہے کہ اس جمال کے اظہار کو ہم کس حد تک اس دنیا پر ظاہر کرتے ہیں- پس احمدیوں پر یہ بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفت جمال کا مظہر ہوں- جماعت احمدیہ کے غلبہ سے متعلق حضور انور نے اپنی ایک رویا سنائی اور فرمایا اس سے مجھے امکان نظر آتا ہے کہ شاید میرے زمانے میں ہی ایسا ہو- اللہ کرے کہ ایسا ہو-

عاشق کی فتح کا رنگ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں 16- اکتوبر 1982ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

مجھے اپنی ایک بیس، پچیس سالہ یا شاید اس سے بھی پہلے کی خواب یاد آ گئی جو بھولی بسری تھی- بہرحال اس کا تعلق اس مضمون سے ہے اور اس کا تعلق لجنہ اماء اللہ سے بھی ہے ایک رنگ میں- اس لئے گو مختصراً میں نے وہ خواب بتائی مگر خیال آیا کہ لجنہ کے پہلے اجلاس میں میں اپنی وہ خواب پیش کروں گا- وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا اس زمانے میں 'کسی ایسے مطلب سے' جس نے بعد میں اپنے وقت پہ آ کے ظاہر ہونا تھا- ایک خواب آئی اور تعجب پیدا کر کے چلی گئی- لیکن بعد کے وقت نے اس کا ایک اور مضمون کھولا جس کا اب کے وقت سے تعلق ہے-

وہ خواب یہ تھی کہ ایک کمرے میں کچھ غیراز جماعت دوست ہیں اور کچھ احمدی علماء جو مناظرے کے فن کے ماہر ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں- باقاعدہ مناظرہ تو نہیں ہو رہا- لیکن ایک بے تکلف سوال و جواب کی مجلس چل رہی ہے اور رفتہ رفتہ جو مخالف گروہ ہے اس کے اندر پاک تبدیلی کے کچھ آثار نظر آتے ہیں- یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ ہم نے آپ لوگوں پر اتنے مظالم کئے ہیں کہ اگر آپ غالب آ گئے تو آپ ہم سے بدلے اتاریں گے- اس لئے کسی قیمت پہ بھی احمدیت کو غالب نہیں آنے دینا کیونکہ اگر تم لوگ غالب آ گئے تو ہمیں

باقی صفحہ 7 پر

ہیپاٹائٹس بی کے حفاظتی ٹیکے

Vaccination for Hepatitis-B

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے مورخہ 23، 24، 25 جولائی 2001ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں انجکشن لگائے جا رہے ہیں- جن احباب نے ہیپاٹائٹس بی کا پہلا انجکشن لگوایا تھا وہ اس ماہ کی اسی تاریخ کو دوسرا انجکشن لگوانے کے لئے صبح 8 تا 3 بجے سہ پہر تک تشریف لائیں- جو احباب اس سے قبل ویکسینیشن شروع نہیں کروا سکے ان کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ 23 تا 25 جولائی کو 3 بجے سہ پہر تا 5 بجے شام تک تشریف لا کر انجکشن لگوالیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

رحیم اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جس کا تقاضا ہے کہ وہ محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان پر ثمرات اور نتائج مرتب کرتا ہے

یہ صفت انسان کی امیدوں کو وسیع کرتی اور نیکیوں کے کرنے کی طرف جوش سے لے جاتی ہے رحیمیت دعا کو چاہتی ہے اور یہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے

(مختلف قرآنی آیات کے حوالہ سے رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 4 رمئی 2001ء بمطابق 4/ ہجرت 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ آل عمران کی آیت 32 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں ایک عجیب انداز اختیار کیا گیا ہے کہ اگر تمہیں واقعی اللہ سے محبت ہے تو یہ نہیں فرمایا کہ پھر اللہ تم سے محبت کرے گا بلکہ فرمایا (فاتبعونی) کہ اے رسول تو یہ اعلان کر دے کہ محبت کرنے والے اگر دعوے میں سچے ہیں تو پھر میرے پیچھے چل کر دکھائیں۔ تو خدا سے سچی محبت جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ایسی دنیا میں کبھی کسی نبی نے بھی ایسی سچی محبت نہیں کی۔ تو اس کا کیسا عمدہ جواب ہے تم اگر محبت کرتے ہو' خدا سے محبت کے دعویدار ہو (فاتبعونی) تو میرے پیچھے چلو۔ اگر تم میری پیروی کرو گے تو اللہ تم سے محبت کرے گا' ورنہ نہیں۔

اور اس کے علاوہ ایک اور کام بھی ہے جو اس سے تمہارا حل ہو جائے گا۔ تم بہت گنہگار ہو اور اللہ جب تم سے محبت کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں تو وہ تمہارے گناہ بھی بخش دے گا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم درحقیقت بے گناہ تھے۔ کسی معاملہ میں بھی آپ نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ جو گناہ نہیں کرتا اس کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بخشتا ہے' جیسا کہ احادیث میں آتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں اللہ کا فضل نازل ہوگا اور تمہارے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

(واللہ غفور رحیم)' بخشنے کے لحاظ سے غفور اور بار بار رحم کرنے کے لحاظ سے رحیم فرمایا ہے۔ اب یہاں بار بار رحم کی صفت استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بندے تو بے حد گناہوں میں ملوث ہوتے ہیں اور ان کو بار بار خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں غفور ہونے کے لحاظ سے وہ ان کے سارے گناہ بخش دے گا اور اس کے حضور بار بار متوجہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی رحیمیت کا سلوک فرمائے گا یعنی بار بار ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

اب چند آیات ہیں جو ذرا لمبی ہیں لیکن ان میں بعض دیگر مسائل بھی حل فرمائے گئے ہیں۔ اس لئے میں پوری آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان میں سے ہر آیت رحیم پر ختم نہیں ہوتی مگر آخری آیت (غفور رحیم) پر ہی ختم ہو رہی ہے۔

(۔) کیسے اللہ تعالیٰ ہدایت بخش سکتا ہے ایسی قوم کو جو ایمان لانے کے باوجود پھر کافر ہو گئے۔ اور انہوں نے حقیقت میں گواہی دی تھی کہ اللہ کا رسول سچا ہے اور ان کے پاس کھلے کھلے نشانات آ گئے تھے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ اب اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے۔ اور ان کی جزا کیا ہے۔ ان کی جزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام بنی نوع انسان کی لعنت ہے۔ وہ اس لعنت کی حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان سے عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ وہ کوئی مہلت دئے جائیں گے۔

اور اتنے قطعی فیصلوں کے بعد پھر بھی اللہ کی رحیمیت کارفرما ہے اور اس کی غفوریت بھی کارفرما ہے۔ فرمایا اتنے گناہ کرنے کے باوجود لوگ خدا کے حضور جھک جائیں گے تو بہ کرتے ہوئے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ساتھ اپنی اصلاح بھی کر لیں' صرف زبانی توبہ نہیں' سچی توبہ کا مطلب ہے اس کے بعد اس کی اصلاح بھی ہو۔ تو ان سارے گناہوں کے باوجود اللہ کو بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے۔

(سورۃ آل عمران: 87-90)

ایک اور آیت ہے کہ تیرے لئے دو ہی تو راستے ہیں' ان کے سوا تیسرا راستہ کوئی نہیں جو اختیار کر سکے۔ یا تو ان کی توبہ قبول کر لے۔ یعنی قطع نظر اس کے کہ وہ سچی توبہ کر رہے ہیں یا جھوٹی توبہ کر رہے ہیں اصل توبہ کا حال تو اللہ ہی کو علم ہے لیکن جو زبان سے توبہ کرتے ہوئے رسول اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان کی توبہ قبول کر لے یا دوسری صورت یہ ہے کہ توبہ قبول نہ کرے اور ان کو ان کے گناہوں کی سزا دے پس ہر صورت میں وہ ظالم ہی ہیں۔ یعنی تو ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ ظالم ہیں۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ جس کو وہ چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ آل عمران۔ آیات: 129-130)

پس ظالم لوگوں کے لئے بھی آخری مایوسی کا کوئی مقام نہیں۔ ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اور جس نے سچے دل سے توبہ کی ہو اس کی توبہ قبول بھی کرتا ہے اور بے حد بخشنے والا ہے۔ یعنی کتنے بھی گناہ ہوں ان سب کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے اور عذاب بھی جس کو چاہتا ہے دیتا ہے مگر جس کو چاہتا ہے مراد یہ نہیں ہے کہ اس میں کوئی جبر ہے کیونکہ (من یشاء) کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود نے بارہا یہ وضاحت فرمائی ہے کہ جس کو چاہتا ہے سے مراد یہ ہے: جس کے متعلق اس کا دل راضی ہو یعنی اللہ راضی ہو اور جانتا ہو کہ وہ بخشش کے قابل ہے یا اس کی توبہ قبول ہونے کے لائق ہے۔ تو (یشاء) میں ہمیشہ یہ معنی لینا چاہئے (واللہ غفور رحیم) اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب مسائل والی بعض آیتیں ہیں ان میں مختلف مسائل بھی بیان ہوئے ہیں اور پھر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

رحیمیت کا بھی تذکرہ ہے۔تم پر حرام کردی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری دودھ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور دودھ بہنیں یعنی دودھ ماؤں کی بیٹیاں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری وہ بیٹیاں جو تمہاری ربیبہ ہیں۔ ربیبہ کہتے ہیں جس کو چھوڑ دیا گیا ہو یعنی پچھلگ جس کو اردو میں کہتے ہیں تو تمہاری پچھلگ' بیویوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے گھر میں پرورش پائی ہو۔ ان کی بیٹیاں جن سے تمہارے ازدواجی تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ اور اگر تمہارے ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوئے ہوں تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں جو طلاق شدہ ہوں یا الگ ہو چکی ہوں۔ ان بیٹوں کی بیویاں مطلقہ یا بیوائیں جو تمہاری اپنی ذریت میں سے ہوں۔ اور یہ بھی تم پر حرام ہے کہ دو بہنیں تم ایک عقد میں لے آؤ۔ ہاں جو کچھ پہلے گزر چکا سو گزر چکا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ النساء آیات 23-24)

تو یہ ساری باتیں حرام تھیں۔ عربوں میں سے بہتوں نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور باوجود اس کے کہ یہ سنگین گناہ ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ النساء :26) یہاں آخر پر بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ذکر فرمایا ہے۔

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: ''اور تم میں سے جو کوئی مالی وسعت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کر سکیں تو وہ تمہاری مومن لونڈیوں میں سے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے (کسی سے نکاح کر لیں)۔ اور اللہ تمہارے ایمانوں کو خوب جانتا ہے۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے''۔ یعنی لونڈیوں سے بھی اگر نکاح کرنا ہے تو ان کے مالکوں کی اجازت سے۔ ''اور ان کو ان کے حق مہر دستور کے مطابق ادا کرو۔ ایسے حال میں کہ وہ اپنی عزت کو بچانے والیاں ہوں نہ کہ بے حیائی کرنے والیاں۔ اور نہ ہی خفیہ دوست بنانے والیاں ہوں۔ پس جب وہ نکاح کر چکیں پھر اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا کی نسبت آدھی ہوگی''۔

اب محصنات شادی شدہ عورتیں ہیں جو آزاد ہوں۔ ان کو اگر جیسا کہ بعض فقہاء نے کہا ہے کہ رجم کرنے کا حکم ہے کہ ان کو سنگسار کر دو تو آدھا سنگسار کرنا تو سزا نہیں ہوا کرتی۔ اس آیت نے یہ مسئلہ کلیۃً حل کر دیا کہ (دین) میں اس گناہ کی بھی رجم سزا نہیں ہے بلکہ کوڑے سزا ہے اور کوڑوں کی سزا ایسی ہے جو آدھی ہو سکتی ہے۔ بجائے سو کے پچاس کوڑے بھی سزا کے دیئے جا سکتے ہیں۔ ''پس جب وہ نکاح کر چکیں اور اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورت کی نسبت آدھی ہوگی۔ یہ (رعایت) اس کے لئے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو۔ اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے''۔

ایک اور آیت ہے سورۃ النساء کی آیت 30 اس آیت کا اختتام بھی رحیم پر ہوا ہے اور غفور کا یہاں ذکر نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک اور مضمون کی آیت ہے جس میں عام گناہ بالعمد کرنے اور پھر توبہ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو اقتصادی ہے۔ فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے درمیان اپنے اموال باطل کے ذریعہ نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی رضامندی کے ساتھ تجارت کرو۔ جو تجارت کا مال ہے وہ منافع بخش بھی ہو سکتا ہے۔ اور غیر منافع بخش بھی ہو سکتا ہے۔ دونوں امکانات اس میں کھلے ہیں لیکن اس کے ساتھ پھر عقل کی آزمائش بھی ہوتی ہے اور صلاحیت کی آزمائش بھی ہوتی ہے اور دیانتداری کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ پس جو لوگ تجارت کرتے ہیں اگر وہ اس میں منافع کماتے ہیں تو وہ ان کا جائز حق ہے۔

(ولا تقتلوا انفسکم) اب یہاں انفس کے قتل کا ایک اور معنی ہے جو دوسرے قتل انفس سے مختلف ہے۔ یہاں فرمایا کہ جب تم تجارت میں بددیانتی کرتے ہو تو سارے معاشرہ کو قتل کر دیتے ہو۔ تجارت میں بددیانتی کرنے والے اپنے معاشرہ کو اقتصادی طور پر قتل کر دیتے ہیں۔ پس اپنے لوگوں کو' اپنی قوم کو بددیانتیاں کر کے قتل نہ کیا کرو۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر بار بار رحم فرماتا ہے۔ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے کہ خود اپنی ہی قوم پر بار بار رحم کر سکو۔

پھر ایک اور آیت کریمہ میں ہے ہم نے کوئی رسول بھی نہیں بھیجا مگر ایسا کہ جس کی اطاعت اللہ کے اذن سے کی جاتی ہے۔ رسول براہ راست مطاع نہیں ہوتا۔ جب اس میں نفخ روح ہو یعنی اللہ کی روح پھونکی جائے' اللہ کی طرف سے الہام ہو' اسے مامور کیا جائے اس کے بعد از ما ہر کس و ناکس کے لئے اس کی اطاعت فرض ہو جاتی ہے۔ پس اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت بھی اللہ کی رضامندی کی بنا پر اس لئے کہ ان کو رسول بنایا ہے اور تمام بنی نوع انسان کا رسول بنایا ہے تم پر فرض ہے۔ اور اس کی اطاعت کا زائد فائدہ کیا ہوگا یہ ایک بہت ہی عظیم مضمون ہے۔

اور فرمایا جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو اور تیرے پاس آئیں اگر وہ اللہ سے استغفار کریں' معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ان کے لئے معافی مانگے تو دراصل یہ شفاعت کا مضمون ہے کہ اگر وہ اللہ سے معافی مانگیں اور پھر اللہ کا رسول بھی ان کے لئے معافی مانگے۔ تو اللہ تعالیٰ کو بار بار توبہ کو قبول کرتے ہوئے جھکنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا پائیں گے۔

(سورۃ النساء آیت: 65)

دو اور آیتیں ہیں جو سورۃ النساء سے لی گئی ہیں آیات 96 اور 97۔

یہاں ایک ایسا مضمون بیان ہوا ہے جس کو خلط ملط نہیں کرنا چاہئے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والے۔ جو بیٹھ رہتے ہیں اور مخلفین میں شمار ہو جاتے ہیں ان کا تو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی سخت تنبیہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور ان کی بخشش بھی اگر رسول ان کے لئے معافی مانگے اور وہ سچے دل سے توبہ کریں تو پھر وہ بخشش ہو جاتی ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ لیکن (لایستوی القاعدون (-) میں جو بات بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو پیچھے بیٹھتے ہیں اور کسی مجبوری کی بنا پر نہیں بیٹھتے وہ تو سزاوار ہیں لیکن کچھ پیچھے رہنے والے ایسے ہیں جو بیمار ہیں' جو بستروں پر پڑے ہوئے ہیں اور کئی قسم کی مجبوریاں ان کو لاحق ہیں تو وہ بھی مجاہدین کے برابر تو نہیں ہو سکتے ان پر بھی اللہ نے فضل فرمایا ہے۔ لیکن مجاہدین کی بات ہی اور ہے۔ تو وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم تو مجبور تھے ہم سے جایا نہیں گیا لیکن ان کی مجبوری بھی ان کی اپنی شامت اعمال ہے۔ بیماریاں بھی تو انسان کی شامت اعمال ہوتی ہیں' ماحول کی روکیں بھی تو انسان کی شامت اعمال ہوتی ہیں۔ پس ان کو یہ کہہ کر مجاہدین کے برابر نہیں کیا جا سکتا کہ ان کا پیچھے رہنا ان کی مجبوری کی وجہ سے تھا۔ اللہ نے دونوں سے ہی حسن سلوک کا وعدہ فرمایا ہے حسنیٰ کا' بہترین چیز کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین سے ان مجبوراً بیٹھ رہنے والوں پر ایک عظیم اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اجر عظیم ان کو عطا فرمائے گا۔ بیٹھنے والوں کو بھی اجر ملے گا لیکن جو میدان جہاد میں جانے والے ہیں ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

(اجرا عظیما) کی تشریح یہ ہے اللہ کی طرف سے بہت سے بلند درجات اور بخشش اور اس کے علاوہ خدا کی خاص رحمت بھی ان کو عطا ہوگی۔ اور وہ اللہ کو ایسا پائیں گے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایک آیت سورۃ النساء ہی سے لی گئی ہے جو آیت نمبر 101 ہے۔ اب جو اس مضمون کو میں آگے بڑھا رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ مجھے پھر واپس رحمانیت کی طرف بھی جانا پڑے گا۔ ممکن ہے' اگر وقت نے اجازت دی کیونکہ رحیم کا جو استعمال اور غفور کا جو استعمال قرآن کریم میں ہو رہا ہے وہ کئی نئے مضمون ہم پر کھولتا جاتا ہے تو اسی طرح رحمانیت کا جہاں جہاں ذکر ملتا ہے کچھ اس میں سے میں پہلے ذکر کر چکا ہوں مگر ایک بڑا حصہ رہ گیا ہے اگر میں نے مناسب سمجھا تو پھر رحمانیت بھی قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں آپ کے سامنے واضح کر کے پیش کروں گا۔

فرمایا جو بھی اللہ کے لئے ہجرت اختیار کرتا ہے۔ اور ہمارے ہجرت کرنے والے بھائی سب یاد رکھیں وہ ہجرت میں اپنے لئے بڑی فراخی پائیں گے اور گھروں کی فراخی بھی ہوگی اور رزق کی فراخی بھی ہوگی۔ اور سب سے بڑا وعدہ یہ ہے کہ ہجرت کی حالت میں اگر وہ فوت ہو جائیں گے اگر ہجرت اللہ ہی کی خاطر تھی تو پھر وفات کے وقت ان کو بہت بڑا اجر عطا کیا جائے گا۔ اور اللہ پر یہ اجر فرض ہو چکا' اللہ پر یہ فرض ہو گیا ہے کہ ان لوگوں کے لئے' ایسے مہاجرین کے لئے جو للہ مہاجر بنے ہیں ضرور اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ اور باوجود اس کے کہ ان سے بہت سی غلطیاں بھی ہوئی

ہوں گی پھر بھی وہ اللہ کو بہت بخشش کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائیں گے۔

اب سورۃ النساء کی آیات نمبر 106 اور نمبر 107 میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس آیت میں بھی ایک گھنڈی ہے جسے حل کرنا ضروری ہے' ایک الجھن پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس لئے کہ فرمایا ہے، ہم نے یقیناً تجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے حق کے ساتھ (لتحکم بین الناس بما اٰرٰك الله) تاکہ تو لوگوں کے درمیان اسی نور سے فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے دکھایا ہے۔ جسے خدا نے تجھے دکھایا ہے جو اس کتاب میں نور ہے اس کے ذریعہ ان لوگوں کے درمیان فیصلے کرے اور خیانت کرنے والوں کے حق میں جھگڑالو نہ بن۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بعید ہے کہ آپ خیانت کرنے والوں کو جانتے ہوئے کہ وہ خیانت کرنے والے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے کوئی حجت کریں' کوئی جھگڑا نعوذ باللہ من ذلک کریں۔' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بعید ہے مگر رحمت کے تقاضے کے تابع جن کے متعلق خیال ہو اور خطرہ ہو کہ وہ گنہگار ہیں اور خدا کے عذاب کے نیچے آ جائیں گے ان کے لئے بخشش طلب کرنا حضرت ابراہیم کی بھی سنت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بھی بعید نہیں ہے۔ تو یہاں سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ جان بوجھ کر آپ خیانت کرنے والوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے جھگڑتے تھے یعنی ان کی بخشش کو بڑے پیار کے ساتھ طلب فرماتے تھے۔ مراد یہ ہے کہ خائنین بہت سے ایسے بھی ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بھی نہیں۔ لیکن ان کی خیانت کا اللہ کو علم ہے اور جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطرہ محسوس فرماتے تھے کہ وہ عذاب میں مبتلا ہوں ان کے لئے کثرت سے بار بار استغفار فرمایا کرتے تھے۔ پھر اسی لئے فرمایا کہ ان کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ (واستغفر الله) کے دو مفہوم ہیں۔ ایک تو یہ کہ تو اپنے لئے بخشش طلب کر کہ اگر لاعلمی میں ان خیانت کرنے والوں کی خاطر تو نے دعائیں کی ہیں تو اللہ وہ معاف فرما دے۔ اور دوسرا ہے کہ ان خائنین کے لئے اللہ سے ان کی خاطر بخشش طلب کر اللہ تعالیٰ تو بہت بار بار مغفرت فرمانے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ایک اور آیت ہے سورۃ النساء آیت 111 جو کوئی بھی برائی کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے۔ برائی تو عام برائی مراد ہے اور نفس پر ظلم کرنا بہت سخت برائی مراد ہے۔ اس میں غلطی سے شرک بھی داخل ہو جاتا ہے غلطی سے پہلے کسی نے شرک کیا ہو جیسے صحابہ پہلے مشرک ہی تھے اور اپنی وفات سے پہلے چونکہ وہ توحید پرست ہو گئے اس لئے ان سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا معاملہ فرمایا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔ وہ مایوس نہ ہو خواہ کیسے بھی گناہ ہوں' کیسی بھی غلطیاں ہوں اگر سچے دل سے وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بار بار بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

پھر سورۃ النساء کی ایک اور آیت ہے نمبر 130 عدل کا دو شادیوں کے متعلق بہت تاکیدی حکم ہے اور ایسا حکم ہے کہ دو شادیوں کی اجازت سے پہلے بھی انصاف کرنے کی تاکید فرمائی گئی اور اس اجازت کے معاً بعد بھی عدل کی تلقین فرمائی گئی کہ خبردار یاد رکھو اگر تم انصاف نہیں کر سکتے تو پھر دو شادیاں نہ کرو' پھر ایک ہی بہتر ہے۔ تو اس تکرار کے باوجود فرمایا اس کے باوجود تم محبت کے معاملہ میں ان سے عدل نہیں کر سکو گے کیونکہ یہ دل کا معاملہ ہے یہاں تک کہ تمہیں خواہ کتنی ہی شدید خواہش ہو' حرص ہو اس بات کی کہ عدل کرو پھر بھی عدل نہیں کر سکو گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی اپنے طبعی محبت کے جذبہ سے مجبور تھے اور یہ کہنا کہ ہر بیوی سے برابر محبت کرتے تھے یہ آپ کے بس میں ہی نہیں تھا اگرچہ آپ کو شدید خواہش تھی کہ میں سب سے ایک طرح ہی محبت کر سکوں۔

پھر اتنا تو کرو کسی ایک کی طرف اتنا میلان نہ کرو کہ دوسری جو ہے وہ معلقہ کی طرح لٹکی ہوئی بیچ میں رہ جائے۔ اب یہ جو مضمون ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو صادق آ ہی نہیں سکتا' کبھی آپؐ نے ایسی حرکت نہیں کی' ایسی بات نہیں کی جس سے کسی ایک بیوی کو گویا معلقہ کر کے چھوڑ دیا گیا ہو۔ لیکن یہ آپ کی وساطت سے امت کو تلقین فرمائی جا رہی ہے۔ یعنی جب تم دو شادیاں کرو گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم تو سنت پر عمل کر رہے ہیں' ہم تو دو شادیاں کریں گے۔ سوچنا چاہئے کہ دو شادیوں کے ساتھ کچھ شرطیں بھی ہیں جو عدل کی ہیں اور عدل کی شرطیں اتنی کڑی ہیں کہ ان میں محبت کے معاملہ میں بھی' پیار کے معاملہ میں بھی عدل کی تلقین ہے۔ تم ہوتے کون ہو کہ اتنے بڑے عدل کے دعوے کرتے ہو اس لئے اگر کچھ نہیں کر سکتے تو کم سے کم کسی اپنی بیوی کو معلقہ کی طرح نہ چھوڑو کہ لٹکی ہوئی رہ جائے اور کئی بزرگوں کی زندگی کے بھی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ انہوں نے اپنی غفلت کی وجہ سے اپنی بیویوں کو معلقہ چھوڑ دیا اور نہ وہ ادھر کی رہیں نہ ادھر کی رہیں۔ نہ طلاق ہوئی کہ وہ آگے کسی سے شادی کر سکیں' نہ وہ طلاق چاہتی تھیں کہ آگے کسی سے شادی کریں۔ پس تم ایسے' لوگ نہ بنو کہ پھر اگر محبت نہیں کر سکتے تو معلقہ کے طور پر چھوڑ دو ایسی صورت میں ایک ہی شادی کا حکم ہے۔ پھر لازماً ایک ہی شادی کرنی ہوگی۔ ہاں اگر تم اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لو اور تقویٰ اختیار کرو تو پھر یقیناً اللہ کو ایسا پاؤ گے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر سورۃ النساء کی آیت 153 اور وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے سب رسولوں پر۔ اور ان میں سے کسی کے درمیان بھی فرق نہیں کیا۔ اب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے رسولوں کے درمیان یہ فرق تو کسی طرح بھی جائز نہیں کہ ایک رسول کی بات مانیں اور دوسرے کی نہ مانیں۔ تمام رسولوں کی اطاعت اللہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان کے درمیان یہ فرق ہرگز جائز نہیں کہ ایک رسول کی بات مان لو اور دوسرے کی نہ مانو۔ ہر رسول کی بات ماننی پڑے گی کیونکہ ہر رسول کا حکم اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

فرمایا: ان کے درمیان فرق نہ کریں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اجر عطا فرمائے گا مگر درجات میں جو فرق ہے یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ جہاں تک بندے کا تعلق ہے بندہ کسی رسول کے درمیان وہ فرق نہیں کرتا جو اطاعت کا فرق ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے ہر رسول کی اطاعت کے اوپر نظر رکھتے ہوئے اس کے جذبہ اطاعت کو سمجھتے ہوئے' اس کے (دین) کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے کہ کس طرح اس نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے وہ رسولوں کے درمیان درجات کا فرق کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام گزشتہ رسولوں سے درجات میں بڑھ کر تھے۔ حضرت ابراہیم تو پہلوں سے بڑھ کر تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آنے والوں سے بھی بڑھ کر تھے۔ پس یہ گہرا مضمون ہے۔ جس کو یہاں تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اتنا یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ درجات کا فرق ضرور رکھتا ہے۔ جو وہ کرتا ہے ہمیں کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ہم سمجھ نہیں سکتے سوائے اس کے کہ اللہ نے ہم پر خود کھول دیا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اس لئے کہ اللہ نے بتایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی بہت سی باتیں خدا نے بیان فرمائی ہیں اور بہت سی ایسی ہیں جو خدا نے تو بیان فرمائی ہیں مگر رسول اللہ کو بیان فرمائی ہیں۔ قرآن میں ہمیں ان کا تذکرہ نہیں ملتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آگے بیان فرمائی ہیں۔ وہ اس لئے کہ وہ آپ کے پاس امانت تھی کہ لوگوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اعلیٰ درجات کا علم ہو مگر اس میں بھی انکساری کی حد یہ ہے کہ آپؐ اپنا نام لے کر وہ باتیں بیان نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کا ایک بندہ ایسا تھا جس نے یہ کچھ کیا ' اللہ کا ایک رسول ایسا تھا جس نے یہ کچھ کیا اور وہ رسول آپؐ خود ہی ہوا کرتے تھے تو عمومی ذکر میں اپنے آپ کو داخل کر کے وہ جو دل میں ایک حجاب ہوتا تھا اس کی وجہ سے اپنی انکساری کی حفاظت فرمالی۔

پھر فرمایا جو اللہ اور رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اجر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بار بار بخشنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔ یہاں اللہ اور رسول کے درمیان فرق نہ کرنا ایک بہت ہی گہرا بنیادی حکم ہے جو اہل کتاب کی کتابوں کی نفی کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم کتاب کو مانتے ہیں جو اللہ کا حکم ہے اور رسول کی جو سنت اور رسول کی جو حدیثیں ہیں وہ ہم نہیں مانتے کیونکہ پتہ نہیں حالانکہ اس کا پتہ کرنا بہت آسان تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت اور حدیث میں اور قرآن کی آیات میں فرق ہے ہی کوئی نہیں' ہر سنت کی بنیاد قرآنی آیات میں ہے' ہر حدیث کی بنیاد جو سچی حدیث ہے قرآنی آیات میں ہے تو سر تسلیم خم کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے درمیان فرق نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پس اہل کتاب نے تو یہ نیا عقیدہ گھڑ کر خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لی ہے۔

اب ایک حدیث میں آپ کے سامنے کھول کر رکھتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لئے اس کا عمل ہرگز نجات کا باعث نہیں بنے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپؐ کے لئے بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے لئے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے

ڈھانپ لے- اور رحمت سے ڈھانپنے کا مضمون ایسا ہے جس کے متعلق ایک ذرہ بھی شک نہیں کیونکہ آپ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا تو ایسی رحمت سے ڈھانپا ہے جس نے تمام بنی نوع انسان پر سایہ کر دیا- پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمانا کہ میں بخشا جاؤں گا تو رحمت سے بخشا جاؤں گا- یہ مضمون اس حدیث کے حوالہ سے سمجھنے کے لائق ہے کہ رحمت سے ہی تو بخشے جائیں گے مگر اللہ نے آپ پر بہت رحمت فرمائی ہے اور اتنی رحمت فرمائی ہے کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے اور بنی نوع انسان کے علاوہ حیوانوں کے لئے بھی آپ رحمت تھے-

لیکن اس معاملہ میں یہ بات میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود عمل کو ایک دخل ہے اور عمل سے انسان مستغنی نہیں ہو سکتا- یہ کہہ دے کہ اللہ کی رحمت ہے بخش دیا جاؤں گا یہ جھوٹ ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وساطت سے بھی بخشش کا خیال اگر آپ کی شفاعت کے اہل انسان نہ ہو' یہ خیال کرنا کہ میں بخش دیا جاؤں گا ہمارا ایک رسول ہے جو بہت رحمت کرنے والا ہے یہ ایک جھوٹا خیال ہے- حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ تعلق کی بنیادی شرط وہی ہے اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو اور محض دعویٰ نہیں ہے تو جس نے واقعی محبت کی تھی اس کے پیچھے چلنا تمہارے لئے مشکل نہیں ہوگا- پس رسول کے پیچھے چل سکتے ہو تو پھر تمہارا دعویٰ سچا ہوگا- اللہ ضرور پھر تم سے محبت فرمائے گا-

چنانچہ آگے فرمایا: سیدھے راستے پر رہو اور اس کے قریب قریب رہو- صبح کے وقت بھی عبادت کرو اور شام کے وقت بھی اور کسی قدر سحر کے وقت بھی اور میانہ روی اختیار کرو' میانہ روی اختیار کرو- اسی کے ذریعہ اپنی مراد کو پہنچو گے-

(بخاری- کتاب الرقاق)

اب حضرت مسیح موعود کے چند اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں-

''رحیمیت کے مفہوم میں نقصان کا تدارک کرنا لگا ہوا ہے- حدیث میں آیا ہے کہ اگر فضل نہ ہوتا تو نجات نہ ہوتی'' - یہ وہی حدیث ہے جو ابھی آپ کو پڑھ کر سنائی گئی ہے- ''ایسا ہی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے سوال کیا کہ یا حضرت! کیا آپ کا بھی یہی حال ہے- آپ نے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ہاں''-

(الحکم- 10 ستمبر 1901ء)

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:

''رحیم .... اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جس کا تقاضا ہے کہ محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان پر ثمرات اور نتائج مترتب کرتا ہے- اگر انسان کو یہ یقین ہی نہ ہو کہ اس کی محنت اور کوشش کوئی پھل لاوے گی تو پھر وہ سست اور نکما ہو جاوے گا- یہ صفت انسان کی امیدوں کو وسیع کرتی اور نیکیوں کے کرنے کی طرف جوش سے لے جاتی ہے- اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رحیم قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ اس وقت کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا' تضرع اور اعمال صالح کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضییع اعمال سے ان کو محفوظ رکھتا ہے''-

یعنی رحیمیت تقاضا کرتی ہے کہ اس سے کچھ مانگا جائے اور مانگنے کے لئے عمل ضروری ہے- (-) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو انسان کی دعائیں ہیں ان کو اس کا عمل صالح رفعت دیتا ہے- عمل صالح کی وجہ سے وہ دعائیں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں اور آسمان کی بلندی تک پہنچتی ہیں- تو فرمایا اگر تم رحیمیت چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تم اعمال صالحہ بجالاؤ اور بار بار اللہ کی طرف جھکتے رہو اور اس سے رحم کے طالب رہو- ایسی صورت میں جب تم سچے اعمال کے ذریعہ اپنی دعاؤں کی مدد کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے گا-

فرماتے ہیں: ''رحمانیت تو بالکل عام تھی لیکن رحیمیت خاص انسانوں سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری مخلوق میں دعا' تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ اور قوت نہیں' یہ انسان ہی کو ملا ہے''-

اب دیکھیں جانور جتنے بھی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے تو استفادہ کر رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے- کوئی دعا گو جانور اور غیر دعا گو جانور میں آپ جانوروں کو تقسیم نہیں کر سکتے کہ یہ شیر دعا گو تھا- یہ غیر دعا گو تھا- یہ بکری دعا گو تھی' یہ غیر دعا گو تھی- سب کے اوپر برابر رحمانیت ہے- پس فرمایا رحیمیت کا تقاضا ہے کہ انسان دعا بھی کرے اور تضرع بھی کرے اور اعمال صالحہ کا ملکہ بھی اس کو حاصل ہو- یہ قوت انسان ہی کو ملی ہے-

''رحمانیت اور رحیمیت میں یہی فرق ہے کہ رحمانیت دعا کو نہیں چاہتی مگر رحیمیت دعا کو چاہتی ہے''- اب کائنات کے پیدا ہونے سے پہلے کسی نے مانگی تھی خدا سے یہ کائنات!؟- تو رحمانیت اس وقت بھی عمل پیرا تھی جبکہ کوئی چیز وجود میں آئی ہی نہیں تھی-

''اور یہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے اور اگر انسان' انسان ہو کر اس صفت سے فائدہ نہ اٹھاوے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے''-

(الحکم 24 مئی 1903ء)

اب یہ مضمون ہے رحمانیت کا اس کو لفظ جمادات نے پوری طرح کھول دیا کہ جمادات جو بے روح چیزیں ہیں مادہ ہے یہ بھی تو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے- اب مادہ کب اللہ سے مانگنے گیا تھا- تو ساری کائنات کو خدا نے اپنی رحمانیت سے پیدا فرمایا لیکن بخشنے کا جہاں تک تعلق ہے اور بار بار رحم کرنے کا تعلق ہے اس میں دعا کو ایک مقام حاصل ہے اور دعا ضروری ہے- میرا خیال ہے اب دو تین حوالے رہ گئے ہیں وہ پھر سہی-

(الفضل انٹرنیشنل 8 جون 2001ء)

تبصرہ

جنت کا دروازہ

والدین کی خدمت اور اطاعت

پاکیزہ تعلیم اور دلکش نمونے

مصنف: عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل

صفحات 137
شائع کردہ: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
قیمت: -/30
ملنے کا پتہ: افضل برادرز اور شکور بھائی گولبازار ربوہ

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر کتب شائع کرنے کا جو منصوبہ بنایا زیر نظر کتاب اس سلسلے کی 64ویں کڑی ہے- اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کتب کی اشاعت کا یہ سلسلہ بہت فائدہ مند ہے اور اس سے جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں دلچسپ علمی اور ایمان افروز کتب کا اہم اضافہ ہوا ہے- خدا کرے لجنہ کراچی کا اشاعت کتب کا یہ سلسلہ جاری وساری رہے اور اللہ تعالیٰ محض اپنی قدرت کاملہ سے اس کے بہترین نتائج برآمد کرے- آمین

یہ ایک اچھوتا اور نادر مضمون ہے اور کتب میں اس موضوع پر خال خال ہی کوئی کتاب ملے گی- مکرم عبدالسمیع خان صاحب کی یہ خاص خوبی ہے کہ وہ نئے سے نئے موضوعات پر ریسرچ کرتے ہیں اور پھر کئی سالوں کی محنت کو مضامین اور کتب کی شکل دے کر جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں کار آمد اضافہ کر دیتے ہیں- اس کتاب کا مضمون جیسا کہ اس کے ٹائٹل پر درج ہے والدین کی خدمت اور اطاعت کے بارے میں دین کی پاکیزہ تعلیم اور دلکش نمونوں کا بیان ہے- اس کے دس ابواب ہیں ان کے عنوانات ملاحظہ ہوں- والدین کے احسانات' خدمت کے بلند نمونے' معروف اطاعت' والدین کے لئے دعا' جنت ماں کے قدموں تلے ہے' والدین کی طرف سے خدا کا شکر' خدمت والدین کا بلند مقام' خدمت والدین کی برکات' وفات کے بعد خدمت والدین' اطاعت کے دائرے-

یہ مضمون اس اہم اصول کو بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور والدین کی اطاعت گویا لازم وملزوم ہیں- اور جس طرح اللہ تعالیٰ شرک کو ناپسند کرتا ہے اسی طرح والدین سے بدسلوکی کو بھی ناپسند کرتا ہے- اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' آنحضور کے صحابہ کرام' بزرگان امت' پھر حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء اور جماعت احمدیہ کے بزرگان کا اس بارے میں حسین نمونہ ٹھوس با حوالہ واقعات کے حوالے سے بیان کیا گیا- ان واقعات نے اس کتاب کی اہمیت کو نہیں اس کے لطف اور لذت کو بھی چار چاند لگا دیئے ہیں- آخری باب میں جس کا عنوان اطاعت کے دائرے ہے یہ بتایا گیا ہے کہ اگرچہ والدین کی اطاعت وفرمانبرداری بہت ہی افضل ہے لیکن افضل ترین مولا کریم کی اطاعت و محبت ہے اس سے سرمو انحراف نہیں ہو سکتا اور اگر خدا

باقی صفحہ 6 پر

بشارت منیر صاحبہ بیگم ملک غلام نبی صاحب شاہد

حضرت قاضی حکیم محمد حسین صاحب

آج میں آپ کو ایک بہت بڑے بزرگ ہستی کا ذکر سنا رہی ہوں یہ بزرگ حضرت قاضی حکیم محمد حسین صاحب تھے جو حضرت قاضی محمد نذیر صاحب کے والد محترم تھے۔ آپ اپنے پورے علاقے میں بہت مشہور اور مقبول تھے آج تک لوگ ان کا بڑے ادب واحترام سے ذکر کر کے یاد کرتے ہیں حالانکہ ان کو گزرے ہوئے کافی سال ہو چکے ہیں ان کی زندگی کے بہت قابل ذکر اور ایمان افروز واقعات ہیں جو ہمارے اندر بھی ایسے جذبات پیدا کرنے کا موجب ہونگے۔

محترم قاضی محمد نذیر صاحب کے چھوٹے بھائی محترم قاضی محمد منیر صاحب ساکن کوروال تحصیل وضلع سیالکوٹ نے کاشتکاری کے سلسلہ میں ایک جگہ پر بور کر کے ٹیوب لگوانا شروع کیا اور بورنگ کافی گہرائی تک کروائی گئی اور نیچے ایک پتھر آگیا اور بورنگ پارٹی نے نیچے سے پتھر کی آواز سنی اور دوسرے لوگ جو وہاں پر موجود تھے انہوں نے بھی پتھر کے بجنے کی آواز سنی جس پر ٹیوب ویل لگانے والوں نے جو احمدی تو نہیں تھے مگر وہ حضرت قاضی محمد حسین صاحب کی دعاؤں کے قائل تھے بتایا کہ اگر اب یہ بور دوسری جگہ شروع کی جائے تو اخراجات کافی ہونگے اس لئے آپ اپنے والد سے دعا کے لئے کہیں اس پر وہ کام رکوا کر حضرت قاضی محمد حسین صاحب کے پاس آئے اور آکر تمام ماجرا اور حالات بتائے اور دعا کے لئے درخواست کی اس پر محترم میاں جی (جن کو ہم سب چھوٹے بڑے ادب کے لئے میاں جی کہا کرتے تھے) نے ساری رات اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں اور کرتے رہے صبح اٹھ کر فرمایا کہ جاؤ بسم اللہ کر کے شروع کروا دیں چنانچہ اللہ کے فضل سے جب بو کی ڈالی گئی تو کوئی آواز نہ آئی جب بورنگ والوں نے بو کی باہر نکالی تو سنہرے رنگ کا ایک چھوٹا سا پتھر باہر آگیا اور پھر وہ کافی عرصہ تک ہمارے گھر کی الماری میں پڑا رہا۔

اب ایک اور واقعہ جو بڑا ایمان افروز ہے اور وہ یہ کہ کوروال اور روڈس یہ دو گاؤں قریب قریب ہیں صرف چند سو قدم درمیان میں ہیں دونوں گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ روڈس میں محترم قاضی حکیم محمد حسین کا "دواخانہ مفید عام" کے نام سے تھا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے شفاء ان کے ہاتھ میں رکھی تھی اس لئے وہ کافی محترم اور تمام علاقہ اور گاؤں کے لوگوں میں پیروں کی طرح عزت رکھتے تھے۔ روڈس کے لوگ باہر ملکوں میں خاص کر عرب ممالک میں ملازمت کے لئے رہائش رکھتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ کویت سے حج کرنے گئے اور ایک صاحب نے (جو احمدی نہیں تھے) حلفاً یہ بیان دیا کہ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو میرے دل میں خیال آیا کہ امیر کو دیکھوں تب میں نے کسی آدمی سے پوچھا کہ بھائی امیر کون ہیں تو اس آدمی نے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ شخص کھڑے ہیں تو دیکھا کہ وہ تو حضرت قاضی حکیم محمد حسین صاحب ہیں۔ جنہیں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ وہ ہمارے اپنے میاں جی یعنی حضرت قاضی حکیم محمد حسین ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جلدی سے میاں جی کو ملنے کے لئے گیا تا کہ ملاقات کر کے فرحت وانبساط حاصل کروں جب میں قریب گیا تو میاں جی وہاں نہ ملے اس پر میں نے کہا کہ چلو حج کے بعد مل لیں گے۔ حج کے بعد وہ کہتے ہیں ہم سب نے ہر جگہ میاں جی کو تلاش کیا حتیٰ کہ سیالکوٹ کی جماعت میں گئے اور محترم میاں جی کا پوچھا مگر انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا پھر وہ آدمی کہتے ہیں کہ ہوٹلوں اور دیگر جگہوں میں تلاش کیا حتیٰ کہ واپسی کا وقت آ گیا دل میں بڑی خواہش کے باوجود محترم میاں جی کو نہ مل سکا۔ حسرت کے ساتھ واپس کویت آگیا اور مزید تلاش نہ کر سکا کیونکہ چھٹی ختم ہونے والی تھی۔ اب کویت واپس آنے پر دوست عزیز مبارک باد دینے آئے تو انہوں نے یہ بتایا کہ سب سے خوشی کی بات یہ ہے اس دفعہ امیر حج ہمارے اپنے حضرت میاں جی حضرت قاضی حکیم محمد حسین تھے اس پر ایک دوست نے وہاں یہ بتایا کہ ہمارے میاں جی وفات پا چکے ہیں اور میں اس وقت پاکستان گیا ہوا تھا اور ان کے جنازے میں بھی شامل ہوا تھا اس پر ان دونوں میں بحث شروع ہو گئی وہ یہ اصرار سے بیان کرتے رہے کہ میں یہ کیسے مان لوں جب کہ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ان کی تسلی نہ ہوئی تو انہوں نے اپنے افسروں کو شدت سے ایک ہفتہ رخصت کی درخواست دی کہ میں پاکستان جانا چاہتا ہوں اس پر ان کی چھٹی منظور ہوئی اور وہ پاکستان پہنچ گئے سب سے پہلے وہ میاں جی کے چھوٹے بیٹے محترم قاضی عبدالحمید صاحب لاہور کو ملے ائیرپورٹ سے سیدھے ان کے پاس پہنچے سلام اور دعا کے بعد پوچھا کہ محترم میاں جی کا کیا حال ہے ان کے بیٹے نے بتایا کہ محترم میاں جی وفات پا چکے ہیں تب انہوں نے حج پر جانے اور وہاں حضرت میاں جی کو بطور امیر حج دیکھنے اور اب پاکستان آنے کا بتایا تب وہ شخص اپنے گھر گئے اور سب کو یہ بات بتائی۔

ہمارے ماموں محترم مرزا نصیر احمد صاحب ڈسکہ کے پاس کوئی لڑکا آ کر چند استرے بطور امانت رکھ گیا اس کے تھوڑی دیر کے بعد پولیس پہنچ گئی کہ فلاں لڑکے نے استرے آپ کو دیئے ہیں اس پر ماموں جان نے جواب دیا کہ ہاں میرے پاس بطور امانت رکھے ہیں تھانیدار نے کہا لاؤ وہ مجھے دو وہ چوری کے ہیں کیونکہ وہ لڑکا کسی اور جگہ چوری کرتا ہوا پکڑا گیا ہے۔ پولیس کے پوچھنے پر لڑکے نے بتایا کہ مرزا نصیر احمد کو میں نے استرے دیئے تھے اور وہ بھی میں نے فلاں جگہ سے چرائے تھے اس پر پولیس ماموں جان کو بھی لے گئی اور پولیس نے کہا کہ تم بھی اس سے ملے ہوئے ہو۔ اتفاق سے ہمارے اباجان قاضی حکیم محمد منیر صاحب ڈسکہ گئے ہوئے تھے جب ماموں جان کو پولیس والے سیالکوٹ لے گئے اور پرچہ بھی کٹ چکا تھا تو اباجان نے اپنے گاؤں آکر اپنے والد حضرت قاضی حکیم محمد حسین صاحب کو بتایا کہ مرزا نصیر احمد آف ڈسکہ بے قصور ہے اس لئے دعا کریں وہ باعزت بری ہو جائے دوسرے دن پیشی تھی چنانچہ ڈسکہ اور موے والا سے کافی لوگ گئے ہوئے تھے۔ اس پر ہمارے محترم میاں جی نے بتایا کہ نصیر احمد اللہ تعالیٰ کے فضل سے باعزت طور پر بری ہو جائیں گے اور اس جگہ کرسی پر آکر بیٹھے گا انشاء اللہ۔ اس پر ہمارے امی جان کو تسلی ہو گئی اب شام سے پہلے ہمارے اباجان ان کو لے آئے اور بالکل رہائی اسی طرح عمل میں آئی جس طرح محترم میاں جی نے بتایا تھا دعا سے ہماری تسلی ہو گئی خدا کرے ہماری نسل میں ایسی ہستیاں پیدا ہوتی رہیں تا کہ خاندان کا نام روشن سے روشن ہو تا جائے آمین۔

بقیہ صفحہ 5

کا معاملہ آ جائے تو چاہے ماں باپ جیسا عظیم وجود ہی کیوں نہ ہو اس کی بھی نافرمانی کرنی پڑتی ہے۔

اس کتاب کی چند اور خصوصیات بھی قابل ذکر ہیں اس کتاب میں قرآنی آیات کے جتنے تراجم دیئے گئے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن سے لئے گئے ہیں۔ حدیثوں کے مکمل حوالے درج کئے گئے ہیں اور ان کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ نمبر بھی دے دیا گیا ہے تا کہ کسی بھی قاری کو اصل حدیث کی تلاش میں وقت نہ ہو۔ اگرچہ یہ کتاب الفضل میں شائع شدہ مضامین کا مجموعہ ہے تاہم اس میں کئی اضافے بھی کئے گئے ہیں۔ ایک اور اہم خوبی جو اس کتاب کو ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس موضوع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات میں جہاں جہاں اور جو جو ارشادات فرمائے ہیں وہ بھی مناسب اور موزوں جگہوں پر درج کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے اس دلچسپ اور ایمان افروز کتاب کو نافع الناس بنائے اور احمدی دوستوں اور خواتین کو اس سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ی۔س۔ش)

عورتوں کو نیک بنانے کا طریق

(فرمودہ حضرت مسیح موعود)

1۔ جس کو عورت کو صالح بنانا ہو۔ وہ آپ صالح بنے۔ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری سے عورتوں کو پرہیزگاری سکھا دیں۔ ورنہ وہ گناہ گار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔

2۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔

3۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جائے۔ کہ میرے خاوند جیسا کوئی نیک دنیا میں نہیں ہے۔ اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنے والا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جائے گا۔ تو ممکن نہیں کہ وہ نیکی سے باہر رہے۔

4۔ سب انبیاء اور اولیاء کی عورتیں نیک تھیں۔ اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں۔ تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ الرجال قوامون علی النساء۔ اس لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھائے گا۔ کچھ حصہ اس سے عورتیں لیں گی۔

(البدر مارچ 1903ء)

☆☆☆☆☆☆

تحریک جدید کی توسیع و ترقی اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا

"آپ حیران رہ جائیں گے کہ جماعت کتنی ترقی کر چکی ہے۔ ساری جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے کہ وہ دو آنے دینے والوں کو خدا تعالیٰ نے ایسی برکت دی۔ ان کی اولادوں کی کایا پلٹ کے رکھ دی اگر وہ یاد رکھیں کہ کیوں آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں تو پھر ان کو سمجھ آئے گی کہ یہ وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ 8۔ نومبر 96ء)

اپنے بزرگوں پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے جملہ مخلصین جماعت تحریک جدید کے میدان میں اپنی قربانیاں مسابقت کی روح کے ساتھ اپنے محبوب امام کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم منظور احمد عامر صاحب معلم وقف جدید جوکہ مکرم چوہدری منصور احمد مبشر صاحب کارکن نظارت بیت المال کے بڑے بیٹے تھے مورخہ 12 جولائی 2001ء نماز ظہر سے قبل ''مربی ہاؤس'' شمس آباد ضلع قصور میں حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے ان کی عمر 26 سال تھی آپ ہر دلعزیز تھے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز فجر محلہ دارالعلوم غربی میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں بکثرت احباب جماعت نے شرکت کی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے کروائی۔ آپ محترم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی (مرحوم) مربی امریکہ و پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پوتے اور محترم عبدالشکور ظفر صاحب گوئیکی کے نواسہ تھے۔ اور اسی طرح مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ لاہور کے بھتیجے تھے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور مرحوم کے والدین۔ بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل سے نوازے۔

رپورٹ تقسیم انعامات

واقفین نو دارالعلوم بلاک

مورخہ 7 جون 2001 بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت نور علوم شرقی میں علوم بلاک کے واقفین نو کی تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز مجیب الرحمن واقف نو نے کی۔ واقف نو بچوں کی نظم اور سیرۃ النبیؐ پر تقریر کے بعد واقفات نو نے ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے اپنے خطاب میں آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے والدین اور واقفین نو کو تیاری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترم وکیل صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بلاک میں اول پوزیشن علوم شرقی نے حاصل کی۔ حوصلہ افزائی کا انعام علوم غربی (ثناء) کو دیا گیا اسی طرح رضا کار ٹیچرز میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر پر مکرم سلامت محمود صاحب سیکرٹری وقف نو علوم شرقی نے محترم وکیل صاحب وقف نو اور دیگر حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

حاضری 200 واقفین نو۔ 95 واقفات نو۔ 34 والد 130 مائیں۔

(وکالت وقف نو)

درخواست دعا

مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور کو مورخہ 13 جولائی 2001ء کو دل کا حملہ ہوا ہے۔ اور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر ارشد جاوید صاحب گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ کے والد محترم مکرم میاں عبدالرحیم صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور کنری ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور لکھتی ہیں۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم طارق مجید صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب (مرحوم) کے نکاح کا اعلان آسیہ تبسم بنت مکرم محمد اقبال صاحب باجوہ کے ساتھ بحق مہر 30,000 روپے محترم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 14 جون 2001ء کو پڑھا۔ رخصتی اسی روز عمل میں آئی۔ اگلے روز شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور آخر پر دعا ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

اجلاس واقفین نو/والدین

دارالعلوم شرقی ربوہ

مورخہ 24-6-2001 بروز اتوار بعد نماز عصر واقفین نو دارالعلوم شرقی اور ان کے والدین کا اجلاس ہوا۔ بچوں کا انفرادی جائزہ مرکزی نمائندہ نے لیا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز شہزاد احمد واقف نو نے کی۔ واقفات نو کی طرف سے ترانہ پڑھا گیا۔ مرکزی نمائندہ نے واقفین نو بچوں اور والدین کو مختلف امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم سلامت محمود صاحب سیکرٹری وقف نو محلہ نے مرکزی نمائندہ اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

حاضری اجلاس۔ واقفین نو 78 واقفات نو 43 والد 23 اور مائیں 33

(وکالت وقف نو)

گمشدہ ڈائری

مورخہ 15 جولائی 2001ء کو بیت اقصیٰ ربوہ سے نصیر آباد کے راستے میں ایک عدد ڈائری ییلو کلر کی گر گئی ہے جس میں کچھ سرکاری کاغذات بل اور بنک کے کاغذات ہیں جس کسی کو ملیں براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کے دفاعی میزائل نظام کا نیا کامیاب تجربہ امریکہ کے دفاعی حکام نے اعلان کیا ہے کہ مجوزہ میزائل دفاعی نظام کا نیا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ جنوبی بحرالکاہل کے اوپر ایک راکٹ نے ایٹمی ہتھیار کے بغیر ایک میزائل کو کامیاب نشانہ بنایا۔ یاد رہے کہ روس اور چین سمیت کئی یورپی ممالک صدر بش کے میزائل پروگرام کی مخالفت کر رہے ہیں۔

روس چین سربراہ ملاقات چینی صدر جیانگ ژیمن روس کے دورے کے لئے ماسکو روانہ ہو گئے۔ ان کے اس دورے سے چین، روس سٹریٹیجک پارٹنر شپ کی بنیاد رکھی جائے گی۔ چینی صدر روس کے علاوہ بیلا روس مالوا، یوکرائن اور مالٹا کا بھی دورہ کریں گے۔ چینی صدر روسی صدر سے مذاکرات کے دوران عالمی صورتحال کی تبدیلیوں اور امریکی ڈیفنس میزائل سسٹم کے بارے میں بھی صلاح مشورے کریں گے۔

کنٹرول لائن پر پاک بھارت جھڑپ آگرہ میں مشرف واجپائی سربراہ مذاکرات کے موقع پر کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے درمیان اڑھائی گھنٹے طویل جھڑپ ہوئی۔ جموں کے قریب سانبھا اور آرینا سیکٹروں میں دونوں طرف سے ہلکے ہتھیاروں سے فائرنگ کی گئی۔ تاہم کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ کنٹرول لائن کے قریبی علاقوں میں 15 مجاہدین کو شہید کیا گیا۔

امریکہ مشرق وسطیٰ میں تشدد بند کرائے

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن اور تشدد کے واقعات بند کرانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ انہوں نے رملہ میں امریکہ کے خصوصی ایلچی سے فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی فوج کی تشدد کی کارروائیاں بند کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔

پولیس فائرنگ سے 2 طالب علموں کی ہلاکت اور ہڑتال مشرقی سری لنکا میں مسلمانوں کے علاقے میں پولیس کی فائرنگ سے دو طالب علم کی ہلاکت کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔

بقیہ صفحہ 1

اپنے ظلم یاد ہیں، ان ظلموں کو یاد کر کے تم ہم سے بدلے اتارو گے۔ اس لئے ہمارے قومی مفاد میں ہے کہ آپ لوگ غالب نہ آئیں۔ جب اس نے یہ سوال کیا تو ہمارے علماء کوئی جواب دینے لگے لیکن میرے دل میں ایک بے چینی سی پیدا ہوئی کہ یہ تسلی بخش اور صحیح جواب نہیں دے رہے۔ میری چونکہ اس وقت عمر بھی چھوٹی تھی (میں نے جیسا کہ گزارش کی ہے پچیس سال یا اس سے لگ بھگ یا اس سے پہلے کی خواب ہے) تو مجھے کچھ شرم محسوس ہوئی کہ میں آگے بڑھ کر جواب دوں جبکہ سلسلہ کے چوٹی کے علماء اور بزرگ موجود ہیں۔ لیکن پھر بے چینی بڑھ گئی اور میں نے محسوس کیا کہ اب یہ شرم کا وقت نہیں رہا۔ مجھے آگے آنا چاہئے چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر جو اعلان کیا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ اس وقت میں حیران تھا کہ میں یہ کیا کلمات کہہ رہا ہوں۔ نہ اس وقت زبان پہ اختیار تھا، نہ اٹھنے کے بعد سمجھ آئی کہ میں یہ کیا بات کر رہا ہوں۔ میں نے اس طرح بات شروع کی کہ

"میں لجنہ اماء اللہ کے ان تیروں میں سے ہوں جو خاص اہم وقت کے لئے بچا کے رکھے جاتے ہیں اور اپنے وقت پر انہوں نے استعمال ہونا ہے لیکن بعض اوقات ایسی ہنگامی ضرورت پیش آ جاتی ہیں کہ ان بعد کے لئے بچائے ہوئے تیروں کو وقت سے پہلے بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ آج ایک ایسا ہی وقت ہے۔"

یہ اعلان ہے جو میں نے کیا اور حیران تھا کہ میں یہ کیا بات کہہ رہا ہوں اور کیوں کہہ رہا ہوں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی اور نہ اٹھنے کے بعد سمجھ آئی۔ اس لئے یہ خواب فراموش ہو گئی ذہن سے۔ اگلی بات میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا صحیح جواب میں آپ کو دیتا ہوں ہمارا اور آپ کا مقابلہ ایسا مقابلہ نہیں ہے جیسے دو دشمنوں کا مقابلہ ہوا کرتا ہے۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ تو عاشق اور معشوق کا، محبت کرنے والے اور محبوب کا مقابلہ ہے۔ جب محبت کرنے والے کو اپنے محبوب پر فتح نصیب ہوتی ہے تو وہ بدلے نہیں اتارا کرتا۔ وہ پاؤں پڑتا ہے اور منتیں کرتا ہے اور کہتا ہے ہم سے جو غلطی ہوئی تم وہ معاف کر دینا۔ تم نے جو دکھ دیئے ہم نے ان کی لذتیں پائیں۔ لیکن ہم سے جو کوتاہیاں ہوئیں اور ہم تمہارے پیچھے پڑے اور تمہاری دلآزاریاں ہو گئی ہوں گی ہم ان کی معافی چاہتے ہیں۔ اس لئے عاشق کی فتح تو یہ رنگ رکھتی ہے۔ اس میں محبوب کے لئے کسی خوف کا سوال ہی نہیں۔ پہلے بھی وہ گرا رہتا ہے، بعد میں بھی گرتا ہے اور قدموں پہ جھکتا ہے جب میں یہ کہتا ہوں تو اطمینان کی ایک عجیب لہر دوڑ جاتی ہے مدمقابل گروہ پر اور وہ پوری طرح مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہاں، ان سے ہمیں کسی حالت میں خوف نہیں۔ خواہ یہ غالب ہوں خواہ یہ مغلوب ہوں ان سے سوائے رحمت کے اور کچھ ہماری طرف جاری نہیں ہو گا۔

(الفضل 7۔ نومبر 1982ء)

دلہن جیولرز
نیو صادق بازار
رحیم یار خان
پروپرائٹر: نصیر احمد فون رہائش 72652
فون دکان 74-77655-75477-0731

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 16 جولائی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 22 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ
☆ منگل 17- جولائی غروب آفتاب: 7-17
☆ بدھ 18- جولائی طلوع فجر: 3-36
☆ بدھ 18- جولائی طلوع آفتاب: 5.12

کشمیر پر مذاکرات کے دو کامیاب دور

آگرہ کے جے پی پیلس ہوٹل میں صدر مملکت جنرل مشرف اور بھارتی وزیراعظم واجپائی کے درمیان مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے دو دور ہوئے اور سربراہ مذاکرات میں ایک دن کی توسیع کر دی گئی ہے- مذاکرات کے پہلے دور کے بعد بھارتی وزیر اطلاعات نے کہا کہ مشرف واجپائی مذاکرات کامیاب ہو گئے ہیں اور ون ٹو ون ملاقات میں بریک تھرو ملا ہے- کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی- ان مذاکرات کے دوران صدر مملکت جنرل مشرف نے واجپائی کو دورہ پاکستان کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی- توقع ہے کہ بھارتی وزیراعظم دسمبر میں دورہ پاکستان کریں گے- بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے سربراہوں نے کشیدگی کے خاتمے 'تعلقات معمول پر لانے' باہمی تعاون کو فروغ دینے اور مذاکرات کے ذریعے تنازعات حل کرنے پر اتفاق رائے کیا ہے اور اس سلسلے میں اہم پیشرفت ہوئی ہے- ایک سو پانچ منٹ تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں جو طے شدہ وقت سے کئی گنا زائد دیر تک جاری رہی باہمی دلچسپی کے تمام اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا- بند کمرے میں ہونے والی اس ملاقات میں مسئلہ کشمیر اور دونوں ملکوں کے تعلقات معمول پر لانے کے سلسلے میں اہم گفتگو ہوئی- اس کے بعد دونوں ممالک کے وفود کے درمیان ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک مذاکرات ہوئے- شام کو صدر جنرل مشرف اور واجپائی کے درمیان دوبارہ ملاقات ہوئی-

بات چیت ٹھیک جا رہی ہے

بات چیت ٹھیک چل رہی ہے یہ بات صدر جنرل مشرف نے تاج محل کے دورے کے دوران صحافیوں کو بتائی- اس سوال پر کہ آیا ان کے دورے میں توسیع کا امکان ہے- صدر نے کہا جب معاملات ٹھیک جا رہے ہیں تو دورے میں توسیع کی کیا ضرورت ہے-

صدر اور ان کی اہلیہ کا دورہ تاج محل

صدر جنرل مشرف نے پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً سوا چار بجے آگرہ میں تاج محل کا دورہ کیا- بیگم صہبا مشرف ان کے ہمراہ تھیں- سینکڑوں فوٹوگرافروں نے محبت کی یادگار اس تاریخی عمارت کے ساتھ ان کی تصویریں کھینچیں- صدر مملکت جنرل مشرف نے تاج محل کے مختلف حصوں میں جا کر مغلیہ دور کی اس یادگار تعمیر کو سراہا انہوں نے تاج محل کے اندر جا کر شاہجہان اور ملکہ ممتاز محل کی قبروں پر دعا بھی کی-

آگرہ مذاکرات کے لئے ایک ہزار صحافی اور 15 ٹی وی چینلز کی کوریج

آگرہ میں پاک بھارت سربراہ مذاکرات کی کوریج کے لئے بھارتی اور غیر ملکی ٹی وی چینلوں نے انتظامات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی- ہندوستان ٹائمز کے مطابق مذاکرات کی کوریج کے لئے ایک ہزار سے زائد صحافی آگرہ پہنچے- 15 سے زائد ٹی وی چینلوں نے خصوصی طور پر تاج محل کے قریب اپنے اسٹوڈیوز قائم کئے- اس موقع پر صحافیوں کے لئے 40 ٹیلی فون 40 فیکس لائنز اور 40 ہی انٹرنیٹ کنکشن فراہم کئے گئے اس کے علاوہ 4 فوٹو اسٹیٹ مشینز بھی رکھی گئی تھیں-

مسئلہ کشمیر کا کوئی فوجی حل نہیں

صدر مشرف نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کا کوئی فوجی حل نہیں یہ مسئلہ صرف پر امن طور پر حل ہو سکتا ہے اور حل ہونا چاہئے اس کے لئے ہمیں جرات مندی کا مظاہرہ کرنا ہو گا تاکہ دونوں ممالک کے درمیان بامقصد تعلقات کا نیا باب کھلے بھارتی صدر کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں صدر نے نہایت پر اثر تفصیلی اظہار خیال کیا-

کشمیر پر ثالثی فریقین کی خواہش سے مشروط ہے

امریکی صدر جارج واکر بش نے کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کے تصفیہ میں امریکی ثالثی کے ممکنہ کردار کو فریقین کی خواہش سے مشروط کیا ہے- انہوں نے اعتراف کیا کہ امریکہ نے آگرہ مذاکرات کے لئے خصوصی کردار ادا کیا اور آئندہ بھی دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کے خاتمے کے لئے وہ تعمیری کردار ادا کرتا رہے گا-

سندھ کے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں مسلسل بارش

پاکستان کے مختلف حصوں میں موسم برسات کی بارشوں کا سلسلہ جاری رہا- تین روز تک سندھ کے ان علاقوں میں بھی موسلا دھار بارشیں ہوتی رہیں جہاں کچھ عرصہ پہلے خشک سالی کا راج رہا ہے ان علاقوں میں سندھ کے تھر کا علاقہ خاص طور پر قابل ذکر ہے- اس کے علاوہ سانگھڑ میں بھی خوب بارش ہوئی- خشک سالی سے متاثرہ سندھ کے ان علاقوں میں بارشوں سے علاقے کے عوام میں اطمینان اور خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے- اور اس سے پانی کی کمی کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے-

مشرف کی آگرہ آمد اور جھڑپیں

پاک بھارت مذاکرات کے خلاف احتجاج کرنے والے مظاہرین اور بھارتی پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں- 30 سے زائد مظاہرین نے تاج محل کے گرد دو کلومیٹر کے دائرے میں بنائے گئے حفاظتی حصار میں داخل ہونے کی کوشش کی- پولیس ان مظاہرین کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر لے گئی- مظاہرین کارگل کے معاملے پر بھارتی قوم سے معافی اور 1971ء کے جنگی قیدیوں کی رہائی کے احتجاجی بینر اٹھائے ہوئے تھے-

آگرہ میں حفاظتی انتظامات

مشرف واجپائی ملاقات کے موقع پر آگرہ شہر میں حفاظتی اقدامات اتنے سخت کئے گئے ہیں کہ شہر کے مکینوں کو بھی گھر سے نکلنے کے لئے پاس کی ضرورت ہے- تاج محل جہاں ہزاروں سیاح آتے تھے- وہاں 4 ہزار سیکیورٹی اہلکار روڈ گشت کر رہے ہیں- دکانیں اور بازار بند ہیں- سڑکوں پر جگہ جگہ ناکے ہیں اور ہر شخص کی تلاشی لی جا رہی ہے- آگرہ کو ریڈ زون قرار دے دیا گیا- انتہا پسند ہندوؤں اور مجاہدین کی حملے کی دھمکیوں کے پیش نظر یہ انتظامات کئے گئے ہیں-

آپ کا عطیہ خون
ایک قیمتی جان بچا سکتا ہے

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی-/50 روپے- بڑی-/200 روپے
رجسٹرڈ
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

Dermaxo Cream ڈرمیکسو کریم
خارش دار چنبل داغ دھبے اور بے شمار جلدی عوارض کی ایک ہی کریم قیمت-/12-/15 تھوک میں مزید رعایت
تیار کردہ بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

آسامیاں خالی ہیں
1- سیلز مین 10 آدمی 2- اکاؤنٹنٹ 2 آدمی
انٹرویو کے لئے اتوار کے علاوہ کسی بھی دن ایک بجے کے بعد تشریف لائیں
پتہ: میاں بھائی (پٹہ کمانی فیکٹری) گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514 فیکس 7932517

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پیج کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04624-214510-04942-423173

Screen Printing & Designing
Nameplates, Stickers, Shields,
Computer signs, Giveaways
3D Hologram Stickers etc.
GRAPHIC SIGNS
129-C Rehmanpura, Lhr.PH:7590106,
Email:qaddan@brain.net.pk

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

مرض اٹھرا کے لئے مشہور زمانہ گولیاں
تریاق اٹھرا
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

ڈاکٹر مبارک احمد شریف ایم بی بی ایس (پنجاب) ایم اے سی پی (امریکہ) فزیشن اینڈ سرجن
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ ایم بی بی ایس (پنجاب) ایم اے سی پی (امریکہ) ایف سی آئی ڈی یو (جاپان)
گائنی کالوجسٹ اینڈ الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک دار الصدر جنوبی ربوہ فون 04524-213944
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
الٹراساؤنڈ ای سی جی کلینیکل لیبارٹری زچہ و بچہ سنٹر

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61